اخبار امت

۱-انڈونیشیا: اسلامی لہر

انڈونیشیا اپنی ۱۹ کروڑ سے زیادہ آبادی کے حساب سے سب سے بڑا مسلمان ممالک ہے' جن میں ۸۷ فی صد مسلمان ہیں۔ مسلمان ہر قسم کے ہیں' خصوصاً جاوا کے' جہاں آبادی کی اکثریت ہے' بعض مسلمانوں کے عقائد و رسومات دیکھ کر کٹر سلفی شاید ان کو مسلمان ماننے سے بھی انکار کر دیں۔ لیکن انڈونیشین مسلمانوں کی اسلام سے محبت اور احیائے اسلام سے وابستگی کی تاریخ طویل بھی ہے اور دلچسپ بھی: سماترا میں دارالاسلام کی تحریک (جو کچل دی گئی)' ماشومی پارٹی اور ڈاکٹر ناصر (جو وزیر اعظم بھی رہے)' اور نہضۃ العلما' اس وابستگی کے چند تابندہ نشانات ہیں۔ مگر سوہارتو دور میں کمیونسٹ پارٹی کا غلبہ' ۱۹۶۶ میں ان کے فوجی انقلاب کی ناکام کوشش' اور فوج کا جوابی انقلاب' سوہارتو کے تقریباً تیس سالہ دورِ حکومت میں پنچ شیلا کی حکمرانی اور کنٹرولڈ جمہوریت جس میں فوج پارلیمنٹ کی ۲۰ فی صد سیٹوں کی حق دار ہے' ان عوامل نے بظاہر اسلامی احیا اور جماعتوں کو بہت پیچھے ڈال دیا۔

ان تمام واقعات کے باوجود' ہفت روزہ گارجین (۲ اپریل ۹۵) میں مشہور فرانسیسی اخبار لی مانڈ کی رپورٹ کے مطابق "ملک کے طول و عرض میں اسلام کا احیا صاف دیکھا جاسکتا ہے: حجاب پہننے والی عورتوں اور لڑکیوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے اور نئی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں' رمضان کا اہتمام ہر سال بڑھتے ہوئے ذوق و شوق سے ہوتا ہے' اور دفاتر میں لوگوں کو اپنا کام کرانے کے لیے نماز ختم ہونے کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ حج بھی زیادہ کثرت سے ہو رہا ہے---اور---یہ مظاہر دیہاتوں سے زیادہ شہروں میں' اور نچلے طبقوں سے زیادہ خوش حال متوسط طبقہ میں دیکھے جاسکتے ہیں"۔

نہضۃ العلما کا اپنا مقام ہے۔ اس کے ۳۶ لاکھ ممبر ہیں' جن میں علما بھی ہیں' دانش ور اور عوام بھی۔ اس کی طاقت کا اصل سرچشمہ ۸ ہزار دینی مدارس ہیں۔ ۵۳ سالہ عبدالرحمان واحد' جو ۱۹۸۴ سے نہضۃ العلما کے سربراہ ہیں' اور جن کے دادا نے ۱۹۲۶ میں اس تنظیم کی بنیاد رکھی' حکومت کی

سرگرم مخالفت کے باوجود تیسری بار سربراہ منتخب ہوئے ہیں ' اگرچہ بعض وزرا ان کے حامی بھی ہیں ۔ وہ اپنی پارٹی میں بہت مقبول ہیں ۔ واحد کی شخصیت گوناگوں عناصر کا مرکب ہے ' جن کا احاطہ تفصیل کا محتاج ہے ۔ وہ خود کو قدامت پسند کہتے ہیں ' الازہر میں تعلیم پائی ہے لیکن اس سے نفرت کرتے ہیں ' اسرائیل سے تعلقات استوار کرنے کے حامی ہیں اور وہاں کا دورہ کر چکے ہیں ۔ نہضۃ العلما کا موقف سیاست سے دور رہنے کا ہے ' لیکن وہ برابر دخل دیتے رہتے ہیں ۔ انھوں نے ایک ڈیموکریٹک فورم بنایا ہے ۔ حکومت پر تنقید بھی خوب کرتے ہیں ' جو انڈونیشیا میں ایک خطرناک کام ہے ۔ دوسرے بڑے اسلامی گروپ ' اکمی (ICMI) ' مجلس دانش وراں انڈونیشیا ' سے ان کی ٹھنی رہتی ہے ۔ اکمی کی بنیاد وزیر ٹرانسپورٹ و ریسرچ ' جیبی نے رکھی ہے ' جو صدر سوہارتو کے بہت قریب اور ان کے آلۂ کار شمار ہوتے ہیں ' اور قیاس آرائی ہے کہ شاید ان کے جانشین بھی ہوں ۔ اکمی کا مقصد ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کا جائز مقام دلوانا ہے ' جہاں عیسائی چھائے ہوئے ہیں ۔

صدر سوہارتو نے حال ہی میں فوج کے کمانڈر کے طور پر جنرل ہارتونو کو مقرر کر کے ایک اور سنسنی پیدا کر دی ہے ۔ جنرل ہارتونو نے واحد کے انتخاب کی مخالفت کی تھی ' اور وہ جیبی کے آدمی سمجھے جاتے ہیں ۔ باعمل مسلمان بھی ہیں ۔ ان کی تقرری کے بعد جب ان کو فون کیا گیا تو وہ تلاوتِ قرآن میں مصروف تھے ۔ ان کا گھر مدورا جزیرہ میں ہے ' جو اسلامی اثرات کا گڑھ سمجھا جاتا ہے ۔ فوج میں عیسائی (جو آبادی کا صرف ۹ فی صد ہیں) چھائے ہوئے ہیں ' یہ سیکولر مگر عیسائی ڈچ آقاؤں کا "تحفہ" ہے ۔ جب جنرل ہارتونو کو فوج کا کمانڈر مقرر کیا گیا تو ' لی مانڈ کے الفاظ میں "ساری غیر مسلم آبادی ہل کر رہ گئی : کیا انڈونیشیا کی اعلیٰ فوجی کمان کلیتاً اسلامی افسروں کے ہاتھ میں آ گئی ہے؟" (ماخوذ ہفت روزہ گارجین ، ایشیا ویک ، فار ایسٹرن اکنامک ریویو) (ابو احمد)

۲۔ ایران : امریکہ کی زد میں

کیا خلیج میں ایک اور خونیں جنگ کے لیے میدان ہموار کیا جا رہا ہے !

صدر کلنٹن نے ' ۱۴ اپریل کو سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے ' ایران کے خلاف سخت ترین اقدامات کی دھمکی دے دی ہے ۔ کہنے کو تو مقصد اسے ایٹمی طاقت بننے اور دہشت گردی کی مدد کرنے سے روکنا ہے ' لیکن حقیقت میں سارا غیظ و غضب اس لیے ہے کہ ایران مضبوطی سے اسرائیل کی مخالفت پر تلا ہوا ہے ' اور امریکہ کے منصوبوں کے مطابق ہونے والے ان نام نہاد عرب اسرائیل امن معاہدوں کا شدید مخالف ہے جن کا مقصد فلسطینیوں کو فلسطینیوں کے ہاتھوں کچلوانا ہے ۔ چنانچہ کلنٹن